رسول اللہ ﷺ کا سایہ

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

رسول اللہ ﷺ بشر تھے اور آپ میں بشریت والی تمام خصوصیات موجود تھیں، ان میں سے جن چیزوں کا استثنا ثابت ہو جائے، وہ تسلیم کیا جائے گا۔لیکن جن چیزوں کے استثنا پر کتاب وسنت اور سلف صالحین میں سے کوئی دلیل نہیں ملتی، ان کو آپ ﷺ کے خصائص میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

مثلا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہیں تھا، ان کے پاس اس نظریے پر کوئی دلیل نہیں ہے، نہ اسلاف امت میں سے ان کا کوئی حامی ہے۔ ائمہ محدثین نے خصائص نبویہ پر جتنی کتب تالیف کی ہیں، کسی ایک میں بھی آپ ﷺ کے سایے کی نفی نہیں کی گئی۔ سائے کا انکار کرنے والے حضرات جن دلائل کا سہارا لیتے ہیں، انتہائی بودے اور کمزور دلائل ہیں۔ ملاحظہ ہو:

① تابعی، ذکوان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُرٰى لَهٗ ظِلٌّ فِي شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ .

''نبی کریم ﷺ کا سایہ سورج کی روشنی میں نظر آتا تھا، نہ چاند کی چاندنی میں۔''

(الخصائص الكبرٰى للسّيوطي : ۷۱/۱)

تبصرہ:

جھوٹ ہے:

① عبدالرحمٰن بن قیس زعفرانی ''متروک وکذاب'' ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اسے ''وضاع، کذاب'' کہا ہے۔

(مناهل الصفا : 68)

② عبد الملک بن عبد اللہ کو حافظ سیوطی اور علامہ ملا علی قاری نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(مناهل الصفا : 68، شرح الشّفاء : ٢٨٢/٣، طبع مصر)

③ ذکوان تابعی ہیں، براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہے ہیں، لہٰذا ''مرسل'' ہے۔ نیز یہ صحیح احادیث کے مخالف بھی ہے۔

④ حکیم ترمذی اس اہل نہیں کہ اس کی روایت قبول کی جائے۔

② سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ لِّرَسُولِ اللّٰهِ ظِلٌّ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔''

(إمتاع الأسماع للمقريزي : ١٧٠/٢)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن سائب کلبی متروک اور کذاب رافضی ہے۔

② ابوصالح باذام ضعیف، مدلس اور مختلط ہے۔

ان دونوں روایات کی استنادی حیثیت جاننے کے بعد یہ استدلال کہ نبی کریم ﷺ کا سایہ نہیں تھا، خود بخود ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ اسلام نے ہمیں قبول روایت میں ثقات کا مکلّف بنایا ہے، غیر ثقات، مجہولین اور جھوٹے لوگوں کا نہیں۔